Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 02,
Jan – Mar 2025

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

خواتین کی مدح و تکریم اور اسوہ رسول ﷺ: تحقیقی جائزہ

Praise and Honor of Women in the Light of Uswa-e-Rasool ﷺ :A Research Study

Dr. Shaista Jabeen
Assistant Professor, Govt. graduate college for women Jhang Sadar
Dr. Zill E Huma
Assistant Professor, Lahore College for women University Lahore

ABSTRACT

Family, society and the whole mankind is treated by Islam on an ethical way. Differentiation in gender is not neither a credit nor a drawback for the genders. When we discuss the status and position of women in Islam it should not lead us to think that the kind of responsibilities or obligations is the reason of the respect but it is the fear of Allah (Taqwa) which decides the actual place of human beings beyond the discrimination of gender. Islam being a religion, treated the females as an independent individual who has all the rights regarding their life. She is as independent and responsible as the males are. Keeping in view the position of females before Islam, the Holy Prophet PBUH pay special attention towards the women rights. He encouraged the females in all positions to participate in the race of life and use their talent for the betterment of the society. This paper is intended to provide a brief and authentic exposition of the teachings of Holy Prophet PBUH in this regard. The paper starts with a brief survey of the position of women in the pre. Islamic era. It then focus on these major questions: what are the actual teachings of Islam regarding the position of women in society? What are the effects of women's role and appreciation described by the Holy Prophet PBUH time to time to encourage females? What are the best qualities of the females as per the sayings of the Holy Prophet PBUH?

Keywords: *Women, Status, Qualities, Appreciation, Uswa E Rasool SAW.*

موضوع کا تعارف

اسلام نے ایک نئی معاشرت منظم کی۔ اس نئی معاشرت کی دو بنیادیں تھیں۔ ایک تو جاہلی معاشروں کا عمومی پسِ منظر تھا جس میں عرب کے جاہلی معاشرے کو خصوصی اہمیت حاصل تھی اس معاشرت نے خام مال کا کام دیا جس کی اصلاح پر اسلامی معاشرہ

CC BY

مبنی تھا۔ اخذ و رد کے اصول کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ایک صالح معاشرے کی بنیاد رکھی گئی۔ دوسرے پیغمبرانہ تعلیمات کا پسِ منظر تھا جس میں حضور اکرمؐ نے ربانی ہدایت کے اصولوں کو پیش نظر رکھا۔ وحی الہیٰ اور پیغمبرانہ بصیرت نے ان دونوں امور کو سامنے رکھتے ہوئے ایک نئی معاشرت تخلیق کی۔ اس نئی معاشرت میں عورت کی حیثیت کو بھی متعین کیا گیا۔ اس کے مقام و مرتبہ، اس کی سرگرمیوں کا دائرہ کار اور اس کے تعلقات کی نوعیتوں کا بھی تعین کیا گیا۔ قدیم معاشروں کے پسِ منظر میں دیکھا جائے تو اسلام کا وہ کردار واضح ہو کر سامنے آتا ہے جو اس نے عورت کے وقار کو بلند کرنے اور معاشرے میں اسے محترم مقام دینے کے لئے ادا کیا۔

دنیا کے مختلف معاشروں میں بنیادی خرابی اس امر سے پیدا ہوئی کہ عورت اور مرد کے درمیان تخلیقی طور پر امتیاز روا رکھا گیا اور اسی امتیاز کی بنیاد پر وہ فاسد عمارت کھڑی گئی جس میں عورت کو کمتر سمجھا گیا۔ اسلام نے اس تخلیقی امتیاز کو مٹاتے ہوئے واضح کیا کہ مرد اور عورت کی تخلیق کی بنیاد ایک ہے۔ دونوں ایک ہی اصل سے آئے ہیں۔ اس لئے پیدائشی اور بنیادی اعتبار سے کسی کو فضیلت حاصل نہیں ہے۔

> يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۔[1]
>
> اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جاندار سے پیدا کیا۔ اور اس جان دار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں بنائے اور تم اللہ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو، بے شک اللہ تم سب کی اطلاع رکھتا ہے۔

اس آیت میں بیان کیا گیا کہ عورت اور مرد کا خدا ایک ہے، نسل انسانی ایک ہے اس لئے نسلی اعتبار سے یا خدا کے اعتبار سے تفریق نہیں جا سکتی۔ تیسرے یہ بات بیان کر دی کہ انسانی معاشروں میں عام طور پر حقوق مرد کے حصے میں آتے ہیں اور فرائض کا بوجھ عورتوں پر ڈال دیا جاتا ہے لیکن اس آیت نے حقوق و فرائض کی ذمہ داری دونوں پر برابر ڈالی ہے۔[2]

قرآن مجید نے کسی بھی مقام پر عورت کو مرد سے کمتر یا حقیر قرار نہیں دیا بلکہ بطور انسان دونوں کو ایک جیسی اہمیت اور مقام عطاء فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں مختلف خواتین کا تذکرہ نہایت عزت و احترام کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی بیویوں نیز موسیٰ و عیسی علیہ السلام کی ماں کا تذکرہ قرآن انتہائی عزت و احترام سے کرتا ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسی بہت سے بہادر اور متقی خواتین کا تذکرہ ملتا ہے جن کے مقام تک کسی مرد کا پہنچنا مشکل ہے، مثلاً حضرت خدیجہؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مقام ملا۔ جس کڑے وقت میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا، ان کی ڈھارس بندھائی، ان پر یقین کیا۔ ان کے اس کردار کی وجہ سے ان کی برابری کرنا مشکل ہے۔[3]

ضرورت واہمیت

اسلام نے عورت کو بحیثیت انسان برابر کی شناخت، بحیثیت بیٹی رحمت، جنت کی ضمانت اور دل کا ٹکڑا قرار دیا۔ بحیثیت بیوی سکون و قرار اور بحیثیت ماں تین درجے بلند کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

» **الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ»** .

دنیا نفع کا سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک و صالح بیوی ہے۔[4]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

ه و آله :حُبِّبَ إِلَيَّ مِن الدُّنيا النِّساءُ و الطِّيبُ، و جُعِلَت قُرَّةُ عَيني في الصّلاةِ

میرے دل میں دنیا میں سے عورتوں اور خوشبو کی محبت ڈال دی گئی ہے، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔[5]

خواتین کی اس مرکزی اوراہم حیثیت کے پیشِ نظر نبی کریم ﷺ نے امت کی تعلیم و تربیت کا خصوصی انتظام فرمایا تاکہ خواتین کو ان کا اصل مقام عطا کیا جاسکے۔ خواتین کو ان کا مقام عطا کرنا دراصل ایک متوازن اور مثبت معاشرے کے قیام کے لئے از حد ضروری ہے۔

خواتین کی مدح و تکریم اور اسوہ رسول ﷺ کے مظاہر

خواتین کا سماجی مقام و مرتبہ

اسلام نے ان خصوصی حیثیتوں کے علاوہ عورت کی مطلق حیثیت کو بھی بلند کیا ہے۔ اسے معاشرے میں عزت، وقار اور احترام کا درجہ دیا ہے۔ اس کے معاشرتی مرتبے کو بلند کیا ہے اور حقوق میں مساوات کا اعلان کیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اہلِ یمن کے لئے جو مجموعی قوانین تیار کرایا اس میں عورت کی قانونی مساوات کا ذکر کیا۔ بیہقیؒ نے سنن کبریٰ میں ایک جملہ نقل کیا ہے جس سے آیت قرآنی **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَّآ أُولِي الْاَلْبَابِ**[6] کی تشریح ہوتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: **ان الرجل يقتل بالمراة**۔ بلاشبہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

1: ابو بکر جصاصؒ نے احکام القرآن میں حضرت عمرؓ کے فیصلے کا ذکر کیا ہے جس میں آپؓ نے ایک عورت کے قصاص میں کئی مردوں کو قتل کرا دیا تھا جو اس کے خون میں شریک تھے۔[7]

ابو داوٗد نے کتاب الدیات میں حضرت عائشہؓ سے نبی کریم ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً

حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کا قول بیان کرتی ہیں کہ مقتول کے لواحقین پر لازم ہے کہ وہ جان لینے سے رک جائیں اگر کوئی قریبی رشتہ دار معاف کردے، خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔[8]

خواتین کو قصاص و دیت کے معاملے میں فیصلہ کرنے کا اختیار دینا اس کو بطور مسلمان اور بطور انسان برابری کا مرتبہ عطا کرنا ہے۔

تعلیم وتربیت کا اہتمام

تعلیم اور دین سے واقفیت پر مسلمان کی زندگی کا دارومدار ہے اس واسطے نبی کریم ﷺ نے کسی کو بھی مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ خواتین کی تعلیم کی طرف آپ ؐ خصوصی توجہ دیتے۔ کئی مرتبہ نماز کے بعد خواتین کی طرف تشریف لے جاتے اور ان کو دین کی باتیں بتاتے۔ تعلیم کی طرف یہ توجہ اس لئے دلائی گئی کہ کہ عورت دین و اخلاق کے لحاظ سے تربیت یافتہ ہو۔ تربیت کے لئے تعلیم ضروری ہے، اسی لئے مختلف طریقوں سے اس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ ان کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ عورت جو پہلے علم و تہذیب سے بے بہرہ تھی۔ وہی علم و تہذیب کی محافظ و نگہبان بنی اور جس کا ادب و ثقافت کے ایوانوں میں داخلہ ممنوع تھا، وہی منبع علم وہدایت بن گئی۔

1: حضرت عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کی علم و دانش اور فہم کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ میں نے کوئی ایسی عورت یا مرد نہیں دیکھا جو قرآن، حلال و حرام، فرائض، ادب، شاعری، تاریخ عرب اور علم الانساب میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر ہو۔[9]

حضرت عروہ بن زبیرؓ عربی زبان کے بہت بڑے عالم تھے لیکن وہ خود کہتے تھے کہ ان کا شاعری کا علم حضرت عائشہؓ کی نسبت کوئی وجود نہ رکھتا تھا کیونکہ وہ ہر دلیل شاعری کے ذریعے بیان کیا کرتی تھیں۔[10]

2: حضرت ام سلمہؓ کے متعلق حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ: حضرت ام سلمہؓ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ حسن کے علاوہ غیر معمولی ذہانت اور مضبوط قوت فیصلہ سے بھی نوازا تھا۔[11]

3: امام نووی نے ام المومنین حضرت حفصہ ؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ بہت ذہین اور صاحب علم و فہم لوگوں میں سے تھیں۔[12]

4: ایک موقع پر خواتین نے حضرت اسماء بنت زیدؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا تاکہ وہ ان کی الجھن اور پریشانی کا حل معلوم کریں۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں خواتین کے گروہ کی نمائندگی کر رہی ہوں۔ ان سب نے مجھے اپنا نمائندہ بنا کر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے۔ ان سب کی وہی رائے ہے جو میری رائے ہے۔ اے اللہ کر رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا ہے۔ ہم نے آپ پر یقین کیا اور آپ کی اتباع کی۔ لیکن ہم عورتوں کی یہ حالت ہے کہ اپنے گھروں میں بندھی رہتی ہیں۔ ہم اپنے مردوں کی خواہشات کی تکمیل کرتی ہیں اور ان کے بچے پالتی ہیں۔ مردوں کو نماز جمعہ، جنازوں اور جہاد میں فضیلت دی گئی ہے۔ جب وہ جہاد پر جاتے ہیں تو ہم ان کے جائیداد و اموال کی نگرانی کرتی ہیں اور ان کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم کو ان کے اجر و ثواب میں سے بھی کوئی حصہ ملتا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا! کیا تم نے کوئی عورت دیکھی

ہے جو دین کے معاملے میں اس سے بہتر سوال کر سکتی ہو؟ صحابہ نے جواب دیا نہیں بخدا یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپ نے حضرت اسماءؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: جاؤاور ان عورتوں کو بتادو کہ اپنے شوہروں کی خدمت، دل جوئی اور خاندان میں استحکام پیدا کرنے کے لئے اپنے شوہروں کی امداد، مردوں کی ان تمام نیکیوں کے برابر ہے جن کا تم نے ابھی ذکر کیا ہے۔[13]

حضرت اسماءؓ کی ذہانت، جرات اور عمدہ طرزِ گفتگو کی آپؐ نے نہ صرف خود تحسین فرمائی بلکہ صحابہ کرامؓ کو بھی ان کی خوبیوں کی طرف متوجہ کیا تاکہ وہ بھی خواتین کی خصوصیات کو پہچاننے والے اور ان کی تکریم و تحسین کرنے والے ہوں۔

اہل خانہ اور اسوہ رسول ﷺ

نبی کریم ﷺ نے خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کی محض تاکید نہیں فرمائی بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ آپؐ اپنے اہلِ خانہ کے لئے بہت خیال رکھنے والے اور تکریم کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر خواتین کے بارے میں یہ تاکید فرمائی: عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔[14]

> رأى رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم نساءً وصِبيانًا مِن الأنصارِ مُقبِلينَ مِن العُرْسِ
>
> فقال النَّبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم لهم : (أنتم أحَبُّ النَّاسِ إليَّ
>
> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواتین اور بچوں کو کسی تقریب سے واپس آتے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تم سب میرے محبوب لوگوں میں ہو۔ تین بار یہ جملہ دہرایا۔[15]

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي" فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے خاندان کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنے اہل کے حق میں بہترین ہوں۔[16]

1: سرور کائنات ﷺ کی عملی زندگی وہی تھی جو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر کے اندر کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اپنے گھر کے کاموں میں شریک رہا کرتے تھے جیسے عام مرد ہوتے ہیں۔[17]

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم (خیبر سے) لوٹتے ہوئے مدینہ واپس ہوئے۔ میں نے دیکھا، نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہؓ کے لئے اپنے پیچھے گدا رکھا، پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنہ آگے کیا۔ حضرت صفیہؓ اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو گئیں۔[18]

2: حضرت خدیجہؓ جو آپ ﷺ کی پہلی اہلیہ تھیں۔ ان کے متعلق متعدد روایات ہیں کہ آپ ﷺ ان کو وفات کے بعد بھی برابر یاد کرتے رہے اور اسی حد تک نہیں، ان کی جو سہیلیاں زندہ تھیں ان کے ساتھ بھی حسنِ سلوک فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ: جس محبت سے آپ حضرت خدیجہؓ کا تذکرہ فرماتے تھے، اس کی وجہ سے جو رشک اور حسد مجھے خدیجہؓ سے محسوس ہوتا تھا وہ آپ ﷺ کی کسی اور بیوی سے محسوس نہیں ہوتا تھا، گو کہ میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا، وہ میرے نکاح سے تین سال قبل وفات پا چکی تھیں مگر آپ ﷺ اس کثرت سے ان کا تذکرہ فرماتے تھے کہ میرے لئے وہ اجنبی نہ تھیں۔ انس و

محبت کا یہ عالم تھا کہ گھر میں کبھی بکری ذبح ہوتی تو آپ ﷺ کو خدیجہؓ یاد آ جاتیں اور گوشت کا ایک حصہ ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرما دیتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اکثر میں آپ ﷺ سے کہا کرتی کہ کیا حضرت خدیجہؓ کے علاوہ اور کوئی عورت نہیں ہے۔ جب کبھی میں ایسی باتیں کہتی تو آپ ﷺ فرماتے بات یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان سے اولاد دی اور وہ بہت نیک اور باوفا تھیں۔ خدیجہؓ وہ خاتون تھیں جو اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کرتے تھے۔ انہوں نے اس وقت میرا ساتھ دیا جب لوگوں نے مجھے ملنا چھوڑ دیا اور ان کے مال سے اللہ نے مجھے تقویت دی۔[19]

3: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ عید کا دن تھا۔ اہل حبش تلواروں اور ڈھالوں سے کھیل رہے تھے۔ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا آپ ﷺ نے خود ہی پوچھا: کیا دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرے رخسار آپ ﷺ کے رخسار پر تھے اور آپ فرما رہے تھے اے بنو ارفدہ! کھیل جاری رکھو۔ جب میں اکتا گئی تو پوچھا کہ بس؟ میں نے کہا ہاں تو فرمایا: جاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: نو عمر کھیل کی شوقین لڑکیوں کی رعایت کیا کرو۔[20]

4: خاندان کے مسائل حل کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ گھر میں ازواج سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ ان کو اس سلسلے میں مکمل تربیت دی گئی تھی تاکہ وہ آپ ﷺ کا رویہ دوسرے لوگوں کو بتا سکیں اور آپ ﷺ کے بعد لوگوں کے لئے اس کی وضاحت کر سکیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ بہت سے مذہبی اور سیاسی معاملات ازواج مطہرات کے مشورے سے طے کئے گئے۔ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ قربانی کے جانور ذبح کریں اور اپنے سر منڈوائیں لیکن ان لوگوں نے مایوسی کی انتہا پر پہنچی ہوئی حالت میں ان احکام پر عمل کرنے میں تامل کیا۔ آپ ﷺ اس پر سخت رنجیدہ ہو کر اپنے خیمے میں تشریف لے گئے۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ اس بار آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپ نے ساری بات ان سے بیان فرمائی تو انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ آگے بڑھیں اور کھلی جگہ پر از خود یہ رسوم ادا فرمائیں تاکہ ان میں سے ہر ایک آپ کو دیکھ لے۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو قربانی کرتے اور حلق کرواتے دیکھا تو دوڑے اور انہوں نے بھی اپنے جانور قربان کئے اور سر منڈوا دیئے۔ اس مشکل وقت میں حضرت ام سلمہؓ کی ذہانت اور معاملہ فہمی کی وجہ سے آپ دباؤ کی کیفیت سے فوری طور پر نکل آئے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

مومنین میں سے کامل ایمان اس کا ہے جو ان میں سے بہت زیادہ خوش اخلاق ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہے۔[21]

اس حدیث میں صراحت ہے کہ کامل اور بہترین مومن کی شناخت یہ ہے کہ حسن سلوک میں سب سے اچھا اپنی بیوی کے ساتھ ہو۔ یہ طرز بیان بتایا ہے کہ مردوں کو اپنی بیویوں کے حق میں سراپا محبت و شفقت ہونا چاہئے اور بیوی کی ہر جائز دل دہی کرنی چاہئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ «أَوْ قَالَ» :غَيْرَهُ

کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی نظر میں اس عورت کی کوئی عادت و خصلت ناپسندیدہ ہوگی تو کوئی دوسری عادت وخصلت پسندیدہ بھی ہوگی۔[22]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

دنیا متاع (کچھ وقت کے لئے فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔[23]

خواتین کے خصائص کا بیان

نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر بہترین خواتین کے متعدد خصائص بیان کئے تا کہ ان فرامین کی روشنی میں وہ اپنا محاسبہ کر سکیں اور خود کو اچھی انسان اور بہترین مسلمان خاتون کی صورت ڈھال سکیں۔ نبی کریم ﷺ خواتین کے معاملے میں نرمی کے قائل تھے۔

1: حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ آپ ﷺ سفر میں تھے اور انجشہ نامی ایک غلام ان (بعض ازواج مطہرات اور حضرت ام سلیمؓ) کے لئے حدی خوانی کر رہا تھا جس سے اونٹ تیز چلنے لگے تو آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے انجشہ! دھیرے چلا، یہ آبگینے ہیں۔[24]

آپؐ نے خواتین کی بطور انتخاب کے لئے حوالے سے کچھ خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ یہ خصوصیات صرف شوہروں کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ اسی طرح بیوی کو بھی چاہئے کہ وہ ایسا مومن شوہر منتخب کرے جو آخرت کے معاملے میں اس کا معاون ورفیق ہو۔

2: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **اربع من السعادة: المراة الصالحة، والمسكن الواسع، والجار الصالح**، چار چیزیں باعث سعادت ہیں۔ نیک خاتون، کشادہ رہائش، اچھا پڑوسی اور آرام دہ سواری۔[25]

اسی طرح صالح مرد اور اچھی پڑوسن عورت کے لئے باعثِ سعادت ہے۔

علامہ تقی عثمانی نے مختلف احادیث کی روشنی میں عورت میں مطلوبہ صفات مندرجہ ذیل ذکر کی ہیں۔

دین دار ہو۔ حسب ونسب والی ہو۔ کنواری ہو۔ پیار محبت کرنے والی، بچے جننے والی ہو۔ امور خانہ داری کا سلیقہ رکھتی ہو۔ خاوند کی اطاعت گزار اور فرمانبردار ہو۔ پاک دامن ہو۔ حسن وجمال سے متصف ہو۔ بہت زیادہ غیرت مند ہو۔ سادہ مزاج ہو، تکلفات کی رسیانہ ہو۔ اس سے نکاح کے لئے مشقت وکلفت نہ اٹھانی پڑے۔[26]

3: حضرت جابر بن عبد اللہ کا واقعہ مذکور ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بتایا کہ ابھی حال ہی میں میری شادی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ باکرہ (کنواری) یا ثیبہ (بیاہی)؟ حضرت جابر نے جواب دیا کہ ثیبہ ہے تو آپ ﷺ نے یہ سن

کر فرمایا:

عن جابر، قال: تزوجت، فاتیت النبي صلی الله علیه وسلم، فقال:" اتزوجت یا جابر" , قلت: نعم، قال:" بکرا ام ثیبا؟" فقلت: ثیبا، قال:" فھلا بکرا، تلاعبھا وتلاعبك."

کنواری سے کیوں نہیں کی کہ تم اس سے دلبستگی کرتے اور وہ تم سے دلبستگی کرتے۔[27]

یہاں آپ ﷺ نے باکرہ کو اس لئے پسند فرمایا کہ اسے سے موافقت و اتحاد عمل کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ کم سے کم پر راضی اور شاکر ہو جاتی ہے۔ محبت زیادہ کرتی ہے۔ لیکن اگر یہاں مراد خوبصورتی و رعنائی بھی سمجھ لیا جائے تو کیا برا ہے جبکہ حدیث کا لب ولہجہ بھی اس کی تائید میں ہے کہ آپس کی تفریح اور دلبستگی میں رعنائی اور قبول سیرت وصورت دونوں کا عمل دخل ہے۔
اس سلسلہ کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَنْتَقُ أَرْحَامًا وَ أَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَرْضِي بِالْيَسِيْرِ

تم کو کنواری عورتوں سے شادی کرنا لازم ہے کہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں، بچے بہت جنتی ہیں اور تھوڑے پر خوش و خرم رہتی ہیں۔[28]

اس حدیث میں باکرہ کی تخصیص صراحت کے ساتھ ہے۔ اس میں بھی ایک پہلو ایسا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی میں عورت کی دلربائی اور رعنائی بھی ملحوظ رہے تو کوئی بری بات نہیں بلکہ کسی درجہ میں شاید مطلوب ہے۔[29]
ان روایات سے یہ مطلب اخذ کرنے کی کوشش نہ کی جائے کہ کنواری سے ہی شادی ضروری ہے۔ بلاشبہ احادیث میں کنواری عورتوں سے شادی کی ترغیب پائی جاتی ہے اور اس کی معقول وجوہات بھی ہیں کہ کنواری سے میل ملاپ اور ہم ذوقی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلے پہل شوہر کے یہاں آتی ہیں تو شوہر جس چیز کا عادی بنائے آسانی سے ہو جاتی ہیں۔ کم سے کم چیزوں پر بھی خوش رہتی ہیں اور اس سب سے بڑھ کر مرد دلی طور پر ان سے اس قدر گھل مل جاتا ہے کہ اس کی محبت دل میں گھر لیتی ہے اور اس طرح مرد نظر اور خیالات کی بدکاری سے محفوظ رہتا ہے۔ لیکن اگر مرد دوسری شادی کر رہا ہو یا زیادہ عمر کا ہو تو کمسن اور کنواری لڑکی سے اس کی شادی بے جوڑ ہو گی۔ فقہاء کرام کی اس حوالے سے آراء یہ ہیں کہ نوجوان لڑکی کی شادی بوڑھے مرد سے نہیں کی جانی چاہئے کیونکہ ایسے معمر مرد کو اپنی عمر کی بیوہ یا مطلقہ خاتون سے ہی شادی کرنا مناسب ہے تو کہ دونوں میں نباہ ممکن ہو سکے۔
4: حافظ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کو ترغیب دیتے کہ دیندار اور خوبصورت عورت سے شادی کیا کریں۔ ان کے الفاظ میں:

وکان صلی الله علیه وسلم یحرص امة علی النکاح البکار الحسان

نبی کریم ﷺ اپنی امت کو باکرہ، خوبصورت اور دیندار عورتوں سے شادی کرنے کی ترغیب دیتے۔[30]

لیکن واضح ہونا چاہئیے کہ خوبصورتی سے مراد صرف چہرے اور رنگ روپ کی خوبصورتی نہیں ہے بلکہ اس کی سیرت بھی خوبصورت ہو۔ اخلاق و اعمال پاکیزہ ہوں اور دین میں پختگی ہو۔ پھر خوبصورتی کا معیار بھی اپنے اپنے طبعی ذوق پر منحصر ہے۔ کسی کو ایسی عورت خوبصورت معلوم ہوتی ہے جو دوسروں کی نگاہ میں خوبصورتی کے پیمانے پر پوری نہیں اترتی۔ اس لئے رنگ روپ پر جان دینا عقل مندی نہیں ہے ہاں دینداری اور پسندیدہ اعمال و اخلاق کے ساتھ خوبصورتی بھی مل جائے تو اسے نعمت سمجھنا چاہئے۔

5: عورت کے مقام و مرتبے اور اس کی پسندیدگی کے حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا:

وَالْمَرأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے۔[31]

عورت پر اعتماد کا اظہار اور گھر کے اندرونی معاملات اس کی نگرانی میں دینے کا مقصد اس کو نمایاں حیثیت دینا ہے تا کہ اس کی عزت و عظمت اور خود اعتمادی میں اضافہ ہو۔ جب خواتین پر اعتماد کیا جائے گا تو ان کا وقار بلند ہو گا اور وہ اپنے آپ کو گھر کے ایک شعبے کی سربراہ اور ذمہ دار سمجھے گی جس سے مرد کو بڑی حد تک سکون ملے گا اور اس کی زندگی اطمینان سے بسر ہو گی۔

6: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ کا یہ قول روایت کیا کہ جس شخص کی ایک لڑکی ہو اور وہ اسے دفن نہ کرے، نہ اس پر سختی کرے، نہ بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔[32]

احادیث میں آتا ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بہترین صدقہ کون سا ہے؟ اس عورت سے حسنِ سلوک جس نے بیوہ یا مطلقہ ہونے کے سبب تمہاری پناہ حاصل کی ہو اور جس کا تمہارے علاوہ کوئی ساتھی اور مددگار نہ ہو۔[33]

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ ."

اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی دو لڑکیوں کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں (پھر آپ ﷺ نے شہادت کی انگی اور بڑی انگلی کو ملایا اور فرمایا) وہ اور میں جنت میں ان انگلیوں کی طرح ساتھ ہوں گے۔[34]

صحابیات کی پر اعتمادی

مسلمان خواتین بکثرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتی تھیں اور مختلف امور کے حوالے سے ہدایت و راہنمائی حاصل کرتی تھیں نیز اپنی ذاتی اور مجلسی زندگی کے متعلق بھی بے جھجک سوالات کیا کرتی تھیں۔ وہ اپنی الجھنیں اور مسائل دوٹوک انداز میں آپ ﷺ سے بیان کرتیں، آپ سے کوئی بات نہ چھپاتیں اور آپ بھی انہیں واضح جواب دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی

بھی ان خواتین کو نہ بات کرنے سے روکا نہ انہیں بیچ میں ٹوکا نہ ہی ان خواتین نے اپنی نجی پریشانیوں کو بیان کرنے میں جھجک محسوس کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے مسائل بطور رسول اللہ سنا کرتے تھے اور ان کے سماجی، سیاسی، اور ازدواجی مسائل کا حل پیش کیا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ چند خواتین کے گھر بھی جاتے تھے جن سے آپ کے خصوصی مراسم تھے۔ مثلاً ام ہانیؓ، ام عمارہ بنت کعب الربعیؓ، معوذ بن عفراءؓ، ام شریکؓ اور ام ہانیؓ وغیرہ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب بھی ام سلیمؓ (حضرت انسؓ کی والدہ) کے گھر کے پاس سے گزرتے تو ان کے گھر میں داخل ہو جاتے اور انہیں سلام کرتے۔ کبھی کبھار آپ وہاں قیام بھی فرماتے۔ ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور مختلف چیزوں کے بارے میں گفتگو فرماتے تھے۔[35]

خلاصہ کلام

اسلام عملی طور پر عورتوں اور مردوں کی عزت میں امتیاز روا نہیں رکھتا اور ان کے سر پر عزت کا تاج ان کے اعمال کے مطابق رکھتا ہے۔ ان کے اندر جو نیکی ہے اس کو سراہتا ہے اور برائی کی مذمت کرتا ہے، چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں۔ مرد ہونے کی بدولت مرد کو خصوصی تخصیص یا رعایت حاصل نہیں ہو جاتی کیانکہ اس کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار بھی اس کے اعمال ہی پر ہے۔ علاوہ ازیں عورت ہونے سے عورت اپنے کسی حق اور مرتبے سے محروم ہو جاتی۔ اس کی کامیابی اور ناکامی بھی اس کے اپنے اعمال پر منحصر ہے۔ کائنات کے تمام جوڑے برابر ہیں۔ نر درخت اور مادہ درخت، نر جانور اور مادہ جانور، دن رات، گرمی سردی، گاڑی کے دو پہیئے غرض کائنات کا ہر زوج دوسرے زوج کی تکمیل کر رہا ہے اور ہر زوج دوسرے زوج کے برابر ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ دونوں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی شان میں اضافہ کرتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کو زیادہ مفید اور نفع بخش بناتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے اپنے ارشادات میں خواتین کے حوالے سے بطورِ خاص اس لئے بھی توجہ دلائی کیوں کہ عرب معاشرے میں خواتین کو بطور انسان یہ تمام حقوق میسر نہیں تھے۔ عزت، تکریم، قدر جو اس کا بنیادی حق ہے، اسے حاصل نہ تھا۔ اس لئے نبی کریمؐ نے امت کی تعلیم کی خاطر اس پہلو پر اس قدر زور دیا۔

* اسلام نے بطور مذہب خواتین کے حقوق کی طرف بطور خاص توجہ دی۔ انہیں مردوں کے برابر انسان قرار دیا اور جاہلی معاشروں میں خواتین کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا خاتمہ کیا۔
* نبی کریمؐ نے خاتون کو ہر رشتے والدہ، بیوی، بیٹی، بہن کی حیثیت میں محترم اور لائقِ محبت قرار دیا اور اس کا عملی نمونہ پیش کیا۔
* اسلام نے خواتین کی تعلیم پر خاص زور دیا تاکہ وہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت کر سکیں۔ گھریلو زندگی میں اس کے مرکزی کردار کو نمایاں کیا۔
* عورت کو محض عورت ہونے کی بناء پر کسی کام سے نہیں روکا گیا بلکہ اس کی آسانی، سہولت اور گھریلو ذمہ داریوں کے پیشِ نظر اسے کمانے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ کیا گیا۔

* آپؐ نے خواتین کو اعتماد دیا، ان کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی فرمائی جس کی وجہ سے انہوں نے زندگی کے ہر میدان میں نمایاں کردار ادا کیا۔
* آپؐ اپنی اقارب خواتین، صحابیات، یہاں تک لونڈیوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ ان کی ہر بات، ہر مسئلہ توجہ سے سنتے اور انہیں مطمئن کرنے کی پوری کوشش کرتے تھے۔
* آپؐ نے خواتین کی تعریف و تحسین اور پسندیدگی کے حوالے سے متعدد فرامین امت کے بطور نمونہ چھوڑے تاکہ ان کی روشنی میں خواتین کا مقام تاقیامت ہر فرد کو معلوم رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1 Al-Qurʾān, al-Nisāʾ 4:1.
2 Khālid ʿAlawī, *Islām kā Muʿāsharatī Niẓām* (Lāhor: al-Faiṣal Nāshrān wa Tājirān Kutub, 2009), 510–511.
3. Afḍal al-Raḥmān, trans. Muḥammad Ayyūb Munīr, *Daur-e-Jadīd meṅ Muslimān ʿAurat kā Kirdār* (Lāhor: Fīrūz Sons Limited, 1994), 24–25.
4. Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Raḍāʿ, Bāb Khayr Matāʿ al-Dunyā al-Marʾah al-Ṣāliḥah, ḥadīth no. 3649.
5. Aḥmad ibn Shuʿayb al-Nasāʾī, *Al-Sunan*, Kitāb ʿAsharah al-Nisāʾ, Bāb Ḥubb al-Nisāʾ (Ḥalab: Maktab al-Maṭbūʿāt al-Islāmīyah, 1986), ḥadīth no. 3392.
6. Al-Qurʾān, al-Baqarah 2:179.
7. Abū Bakr al-Jaṣṣāṣ, *Aḥkām al-Qurʾān* (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1998), 1:62.
8. Abū Dāwūd, *Al-Sunan*, Kitāb al-Diyāt, Bāb ʿAfw al-Nisāʾ, ḥadīth no. 1136.
9. Abū ʿAbd Allāh Muḥammad Shams al-Dīn al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ* (Bayrūt: Dār al-Nashr wa al-Tawzīʿ, 1996), 27/1.
10. Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah*, 4:360.
11. Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf al-Dīn, *Tahdhīb al-Asmāʾ wa al-Ṣifāt* (Bayrūt: Dār al-Fayḥāʾ, 1986), 2:349.
12. Ibn ʿAbd al-Barr, *Al-Istīʿāb fī Asmāʾ al-Aṣḥāb*, Dhikr Asmāʾ bint Zayd, 4:344.
13. Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Ḥajj, Bāb Ḥajjat al-Nabī, ḥadīth no. 1218.
14. Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Manāqib, Bāb Qawl al-Nabī li al-Anṣār: Antum Aḥabb al-Nās, ḥadīth no. 1665; Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb Faḍāʾil al-Ṣaḥābah, Bāb Min Faḍāʾil al-Anṣār, ḥadīth no. 1811.
15. Al-Tirmidhī, *Al-Sunan*, Kitāb al-Manāqib, Bāb fī Faḍl Azwāj al-Nabī, ḥadīth no.

3895.
16. Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb Abwāb al-Adhān, Bāb Man Kāna fī Ḥājāt Ahlīh..., ḥadīth no. 1918.
17. Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Maghāzī, Bāb Ghazwat Khaybar, ḥadīth no. 4611.
18. Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb Manāqib al-Anṣār, Bāb Tazwīj al-Nabī Khadījah wa Faḍluhā, ḥadīth no. 3821.
19. Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Naẓar al-Marʾah ilā al-Ḥabash..., ḥadīth no. 5236; Kitāb al-ʿĪdayn, Bāb al-Ḥirāb wa al-Daraq Yawm al-ʿĪd, ḥadīth no. 1595.
20. Al-Tirmidhī, *Al-Sunan*, Kitāb al-Adab, Bāb Mā Jāʾ fī Ḥaqq al-Marʾah ʿalā Zawjihā, ḥadīth no. 1162.
21. Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Raḍāʿ, Bāb Waṣiyyat bi al-Nisāʾ, ḥadīth no. 3648.
22. Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Adab, Bāb al-Maʿārīḍ, ḥadīth no. 1456; Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Faḍāʾil, Bāb Raḥmat al-Nabī ʿalā al-Nisāʾ..., ḥadīth no. 6039.
23. Muḥammad Nāṣir al-Dīn al-Albānī, *Silsilat Aḥādīth al-Ṣaḥīḥah* (Lāhor: Maktabah Qudūsiyyah, 1999), ḥadīth no. 1498.
24. Muftī Taqī ʿUthmānī, *Fatḥ al-Mulhim Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim* (Karāchī: Maktabah Dār al-ʿUlūm, 1432 AH), ḥadīth no. 3649.
25. Al-Nasāʾī, *Al-Sunan*, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Nikāḥ al-Abkār, ḥadīth no. 3221.
26. Walī al-Dīn al-Tibrīzī, *Mishkāt al-Maṣābīḥ*, Kitāb al-Nikāḥ (Lāhor: Maktabah Raḥmāniyyah, 2002), ḥadīth no. 3039.
27. Mawlānā Muḥammad Ẓafīr al-Dīn, *Islām kā Niẓām ʿIffat wa ʿIṣmat* (Lāhor: Maktabah Naẓīriyyah, 1977), 178.
28. Ibn al-Qayyim, *Zād al-Maʿād*, 3:146.
29. Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb al-Marʾah Rāʿiyah fī Bayt Zawjihā, ḥadīth no. 4909.
30. Abū Dāwūd, *Al-Sunan*, Kitāb al-Ādāb, ḥadīth no. 5146.
31. Al-Bukhārī, *Al-Adab al-Mufrad*, ḥadīth no. 80.
32. Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Birr wa al-Ṣilah, Bāb Faḍl al-Iḥsān ilā al-Banāt, ḥadīth no. 6695.
33 Bukhārī, *Al-Adab Al-Mufrad,* Raqm al-Ḥadīth: 80
34 Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ*, Kutub al-Birr wa al-Ṣilah, Bāb Faḍl al-Iḥsān ilā al-Banāt, Raqm al-Ḥadīth: 6695
35 Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ*, Kutub al-Birr wa al-Ṣilah, Bāb Faḍl al-Iḥsān ilā al-Banāt, Raqm al-Ḥadīth: 6695